سورة الانعام

آیات ۱۵۸ - ۱۶۵

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ اَوۡ يَاۡتِىَ رَبُّكَ اَوۡ يَاۡتِىَ بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوۡمَ يَاۡتِىۡ
بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنۡفَعُ نَفۡسًا اِيۡمَانُهَا لَمۡ تَكُنۡ اٰمَنَتۡ مِنۡ قَبۡلُ اَوۡ كَسَبَتۡ فِىۡۤ
اِيۡمَانِهَا خَيۡرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوۡۤا اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا
لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمۡرُهُمۡ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنۡ جَآءَ
بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزٰٓى اِلَّا مِثۡلَهَا وَهُمۡ لَا
يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلۡ اِنَّنِىۡ هَدٰٮنِىۡ رَبِّىۡۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۚ دِيۡنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ
حَنِيۡفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلۡ اِنَّ صَلَاتِىۡ وَنُسُكِىۡ وَمَحۡيَاىَ وَمَمَاتِىۡ لِلّٰهِ
رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلۡ اَغَيۡرَ
اللّٰهِ اَبۡغِىۡ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىۡءٍ ؕ وَلَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ اِلَّا عَلَيۡهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِّزۡرَ اُخۡرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ مَّرۡجِعُكُمۡ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۶۴﴾
وَهُوَ الَّذِىۡ جَعَلَكُمۡ خَلٰٓـئِفَ الۡاَرۡضِ وَرَفَعَ بَعۡضَكُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبۡلُوَكُمۡ فِىۡ
مَاۤ اٰتٰٮكُمۡ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيۡعُ الۡعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۶۵﴾ ع

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمُ الۡمَلٰۤٮِٕكَةُ اَوۡ يَاۡتِىَ رَبُّكَ اَوۡ يَاۡتِىَ بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ‌ ؕ يَوۡمَ يَاۡتِىۡ بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنۡفَعُ نَفۡسًا

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ - کیا انتظار کرتے ہیں یہ لوگ

نَظَرَ يَنْظُرُ ، نَظَرًا - دیکھنا، انتظار کرنا، مہلت دینا

هَل - استفهاميه (Interrogative)

استفہام انکاری

اِلَّاۤ اَنۡ - سوائے اس کے کہ

تَاۡتِيَهُمُ الۡمَلٰۤٮِٕكَةُ - آئیں ان کے پاس فرشتے

أَتَى يَأتِي ، إتْيانًا - آنا

اَوۡ يَاۡتِىَ رَبُّكَ - یا آئے آپ کا رب

اَوۡ يَاۡتِىَ - یا آئیں

بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ - آپ کے رب کی نشانیوں سے کوئی

اٰیٰتِ رَبِّکَ - مراد علاماتِ قیامت

يَوۡمَ يَاۡتِىۡ - جس دن آئے گی

بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ - آپ کے رب کی نشانیوں سے کوئی

لَا يَنۡفَعُ نَفۡسًا اِيۡمَانُهَا لَمۡ تَكُنۡ اٰمَنَتۡ مِنۡ قَبۡلُ اَوۡ كَسَبَتۡ فِىۡۤ اِيۡمَانِهَا خَيۡرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوۡۤا اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾

لَا يَنۡفَعُ نَفۡسًا - تو فائدہ نہیں دے گا کسی ایسی جان کو

نَفَعَ يَنفَعُ ، نَفْعًا - نفع دینا

اِيۡمَانُهَا - اس کا ایمان

لَمۡ تَكُنۡ - نہیں جو

اٰمَنَتۡ مِنۡ قَبۡلُ - ایمان لائی اس سے پہلے

اَوۡ كَسَبَتۡ - یا کمائی

كَسَبَ يَكْسِبُ ، كَسْبًا - کمانا

فِىۡۤ اِيۡمَانِهَا خَيۡرًا - اپنے ایمان میں کوئی نیکی

قُلِ انْتَظِرُوۡۤا - آپ کہئے تم لوگ انتظار کرو

اِنْتَظَرَ يَنْتَظِرُ ، اِنْتِظَارًا - (IV)
انتظار کرنا (کسی امید کے پورا ہونے کا وقت گذارنا)

اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ - بیشک ہم (بھی) انتظار کرنے والے ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿١٥٩﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ - بیشک جن لوگوں نے

فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ - الگ الگ کیا اپنے دین کو

فَرَّقَ يُفَرِّقُ ، تَفْرِيْقًا - فرق کرنا، تفریق کرنا (II)

وَكَانُوْا شِيَعًا - اور وہ ہوئے فرقے

شِيعَةٌ - فرقہ، گروہ

شِيعًا - (جماعتیں، فرقے، گروہ...

لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ - نہیں ہے آپ کو (کوئی واسطہ) ان سے کسی چیز میں

اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ - کچھ نہیں سوائے اس کے کہ ان کا کام

اِلَى اللّٰهِ - اللہ کی طرف ہے

ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ - پھر وہ بتا دے گا ان کو

نَبَّأَ يُنَبِّئُ ، تَنْبِيْئًا - بتانا (II)

بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ - اسے جو وہ لوگ کرتے تھے

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ
اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْۤ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ
انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ
اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

کیا اب لوگ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے سامنے فرشتے آ کھڑے ہوں، یا تمہارا رب خود آ جائے، یا تمہارے رب کی بعض صریح نشانیاں نمودار ہو جائیں؟ جس روز تمہارے رب کی بعض مخصوص نشانیاں نمودار ہو جائیں گی پھر کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہو اے محمدؐ! ان سے کہہ دو کہ اچھا، تم انتظار کرو، ہم بھی انتظار کرتے ہیں، جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے آپ کا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے

محمد اقبال

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ
بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْۤ اِيْمَانِهَا
خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ
فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

What! Do they wait either for the angels to appear before them or for your Lord to come unto them or for some clear signs of your Lord to appear before them? When some clear signs of your Lord will appear, believing will be of no avail to anyone who did not believe before, or who earned no good deeds through his faith. Say: 'Wait on; we too are waiting.'

Surely you have nothing to do with those who have made divisions in their religion and become factions. Their matter is with Allah and He will indeed tell them (in time) what they have been doing.

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمُ الۡمَلٰۤٮِٕكَةُ اَوۡ يَاۡتِىَ رَبُّكَ اَوۡ يَاۡتِىَ بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ‌ؕ يَوۡمَ يَاۡتِىۡ بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنۡفَعُ نَفۡسًا اِيۡمَانُهَا

قرآن پر ایمان لانے کے لیے فرشتے اتارنے کی شرط پر دوٹوک اور واضح تہدید

- مشرکین اس طرح کے مطالبات کرتے تھے (جن کا قرآن میں متعدد مقامات پر ذکر) کہ کوئی فرشتہ آپ ﷺ پر اترتا ہوا دیکھیں، وہ ہم سے ملاقات کرے یا کتاب نازل ہوتی دیکھیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اپنے احکام کی تعمیل کروانا چاہتا ہے تو وہ ہمیں اپنا دیدار کیوں نہیں کرواتا ...؟
- نبی اکرم ﷺ کے آنے اور قرآنِ مجید جیسے کلام کے نزول کے بعد ان پر حجت تمام ہو گئ ہے
- کیا یہ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں، یعنی ان کی روحیں قبض کرنے کے لیے، اس وقت یہ سے طلوع ہوا ایمان لائیں گے؟ یا آپ کا رب ان کے پاس آئے، یعنی قیامت برپا ہو جائے اور وہ اللہ کے رو برو پیش کیے جائیں۔ اس وقت یہ ایمان لائیں گے؟ یا آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی آئے، جیسے قیامت کے قریب سورج مشرق کی بجائے مغرب گا، تو اس قسم کی بڑی نشانی دیکھ کر یہ ایمان لائیں گے؟
- جب تک غیب کا پردہ پڑا ہوا ہے تب تک ہی اس امتحان کا جواز ہے۔ جب غیب کا پردہ ہٹ جائے گا تو یہ امتحان بھی ختم ہو جائے گا۔ اس وقت پھر جو صورت حال سامنے آئے گی اس میں تو بڑے سے بڑا کافر بھی ایمان لے آئے گا، یہ اللہ کی ناقابل تبدیل سنت ہے کہ جب کوئی معجزہ آتا ہے اور لوگ پھر بھی تکذیب کرتے ہیں تو انھیں ہلاک کر دیا جاتا ہے

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ اَوۡ يَاۡتِىَ رَبُّكَ اَوۡ يَاۡتِىَ بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوۡمَ يَاۡتِىۡ بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنۡفَعُ نَفۡسًا اِيۡمَانُهَا

آیات الٰہی کے عملی ظہور (مثلاً قیامت آنے) پر انسانوں کا ایمان لانا، ان کے لیے نفع بخش نہیں ہوگا

- سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : " اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا اور جب لوگ سورج کو مغرب سے طلوع ہوتا ہوا دیکھیں گے تو ایمان لے آئیں گے، مگر یہ وہ وقت ہوگا کہ جب : (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ) کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا، جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا" بخاری، کتاب التفسیر، مسلم، کتاب الایمان
- سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ تین نشانیاں جب نمودار ہوں گی تو : (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا) کسی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا، جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا، یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی تھی (وہ نشانیاں یہ ہیں) : 1 سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ 2 دجال کا آنا۔ 3 اور زمین سے جانور کا نکلنا۔ " [مسلم، کتاب الایمان، مسند احمد]
- هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ.... ۲/۲۱۰ وہ اس کے سوا کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس اللہ بادل کے سائبانوں میں آ جائے اور فرشتے بھی اور کام تمام کر دیا جائے
- هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ... ۚ ۱۶/۳۳ وہ اس کے سوا کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں، یا تیرے رب کا حکم آ جائے۔ ایسے ہی ان لوگوں نے کیا جو ان سے پہلے تھے اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا اور لیکن وہ خود اپنے آپ پر ظلم کیا کرتے تھے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

دین میں تفریق کرنے والوں سے آپ کا کوئی تعلق نہیں

- یہاں بظاہر خطاب آپ ﷺ سے ہے لیکن آپ کے واسطہ سے دین حق کے تمام پیرو اس کے مخاطب ہیں
- اصل دین ہمیشہ سے یہی رہا ہے اور اب بھی یہی ہے کہ ایک خدا کو الٰہ اور رب مانا جائے۔ اللہ کی ذات، صفات، اختیارات اور حقوق میں کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ اللہ کے سامنے اپنے آپ کو جواب دہ سمجھتے ہوئے آخرت پر ایمان لایا جائے، اور ان وسیع اصول و کلیات کے مطابق زندگی بسر کی جائے جن کی تعلیم اللہ نے اپنے رسولوں اور کتابوں کے ذریعہ سے دی ہے
- بعد میں جتنے مختلف مذاہب بنے وہ سب کے سب اس طرح بنے کہ مختلف زمانوں کے لیے لوگوں نے اپنے ذہن کی غلط اُپج سے، یا خواہشات نفس کے غلبہ سے، یا عقیدت کے غلو سے اس دین کو بدلا اور اس میں نئی نئی باتیں ملائیں۔ لوگ صراط مستقیم سے منحرف ہوتے گئے اور مختلف گروہوں نے اپنے اپنے راستے الگ کر لیے۔
- دین کو متفرق کرنے اور ٹکڑے ٹکڑے کرنے سے مراد یہ بھی کہ دین کی بعض تعلیمات کو قبول کرنا اور بعض دوسرے احکام و تعلیمات کو چھوڑ دینا ہے۔ (دین کے تمام معارف اور احکام پر ایمان لانے کی ضرورت)
- دین میں تفرقہ، معاشرے کی وحدت کو توڑنے اور قسم قسم کے مذاہب کی بنا پر مختلف گروہوں کے پیدا ہونے کا سبب بنتا ہے۔

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزٰۤى اِلَّا مِثۡلَهَا وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلۡ اِنَّنِىۡ هَدٰٮنِىۡ رَبِّىۡۤ

جَاءَ يَجِيءُ ، مَجِيْئاً - آنا، لانا

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ - جو آیا نیکی کے ساتھ

فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا - تو اس کے لیے ہیں اس کے جیسی دس (نیکیاں)

سَيِّئَةٌ - برائی

جَزَاء - بدلہ دینا

وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ - اور جو آیا برائی کے ساتھ

فَلَا يُجۡزٰۤى - تو اس کا بدلہ نہیں دیا جائے گا

اِلَّا مِثۡلَهَا - مگر اس کے جیسی (برائی) سے

وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ - اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا

قُلۡ اِنَّنِىۡ - آپ کہیے بیشک میں ہوں (کہ)

هَدٰٮنِىۡ رَبِّىۡۤ - مجھے ہدایت دی میرے رب نے

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۶۱﴾

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ - ایک سیدھے راستے کی طرف

دِیْنًا قِیَمًا - سیدھا سادہ دین ہوتے ہوئے

قِیَمًا - درست، سیدھا
(ایسا دین جو استقامت اور استواری پر مبنی ہے)

قِیَمًا - ایک قرات میں قَیِّماً آیا ہے (قَیِّم اور قِیَم دونوں کے ایک معنی ہیں)

مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ - جو ابراہیم کا مذہب ہے

مِلَّة - دین، مذہب، گروہ، شریعت

مِلَّة - (م ل ل)، اِمْلَاء (لکھوانا، تعلیم دینا) سے، ہر نبی اپنی امت کو شریعت اور دستور حیات املاء کرتا ہے، یعنی تعلیم دیتا ہے

حَنِیْفًا - اس حال میں کہ وہ یکسو تھا

حنیف استقامت کی جانب میلان اور گمراہی سے دور - سیدھا اور ہر قسم کے انحراف سے پاک و منزہ - ہر چیز سے الگ ہو کر اللہ کی طرف جھک جانے والا

وَ مَا كَانَ - اور وہ نہیں تھا

مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ - شرک کرنے والوں میں سے

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾
قُلْ اِنَّنِىْ هَدٰىنِىْ رَبِّىْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

جو اللہ کے حضور نیکی لے کر آئے گا اس کے لیے دس گنا اجر ہے، اور جو بدی لے کر آئے گا اس کو اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا جتنا اس نے قصور کیا ہے، اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا

اے محمدؐ! کہو میرے رب نے بالیقین مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے، بالکل ٹھیک دین جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں، ابراہیمؑ کا طریقہ جسے یکسو ہو کر اُس نے اختیار کیا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا

Whoever will come to Allah with a good deed shall have ten times as much, and whoever will come to Allah with an evil deed, shall be requited with no more than the like of it. They shall not be wronged.

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰٓی اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

نیکی کا بدلہ کم سے کم دس گنا

- یہ خدائے رحمٰن ورحیم، جس نے رحمت کو اپنی ذات پر لازم قرار دیا ہے، کی طرف سے اپنے بندوں کے لیے ایک نوید ہے، ایک عظیم احسان ہے
- اور وہ احسان یہ ہے کہ ایک نیکی کا کم سے کم دس گنا اجر دے گا اور گناہ کی صورت میں صرف ایک بدلہ دیا جائے گا۔ ایک نیکی کو دس نیکیوں کے برابر اجر دینے سے مراد کمترین درجہ کی بات ہے کہ ایک نیکی کا اجر دس گنا سے کم نہ ہوگا، زیادہ اجر کی حد بندی نہیں کی گئی۔ مثلاً راہ خدا میں خرچ کرنے کی نیکی کے بارے میں فرمایا - مَّثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ جو لوگ اپنا مال راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس کی سات بالیاں اگ آئیں جن میں سے ہر بالی کے اندر سو دانے ہوں اور اللہ جس (کے عمل) کو چاہتا ہے دگنا کر دیتا ہے
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ أَكْتُبْهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا سَيِّئَةً وَاحِدَةً ـ آپ ﷺ نے فرمایا : اللہ جل جلالہ نے فرمایا : جب میرا بندہ قصد کرتا ہے نیکی کرنے کا پھر کرتا نہیں اس کو تو میں اس کیلئے ایک نیکی لکھتا ہوں اور جو کرتا ہے اس نیکی کو تو ایک کے بدلے دس نیکیوں سے سات سو نیکیوں تک لکھتا ہوں اور جب قصد کرتا ہے برائی کا، لیکن کرتا نہیں اس کو تو وہ برائی میں نہیں لکھتا۔ اگر کرتا ہے تو ایک برائی لکھتا ہوں (صحیح مسلم و مسند احمد)

قُلۡ اِنَّنِیۡ هَدٰىنِیۡ رَبِّیۡۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۬ۚ دِیۡنًا قِیَمًا مِّلَّۃَ اِبۡرٰهِیۡمَ حَنِیۡفًا ۚ وَ مَا کَانَ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۱۶۱﴾

مشرکین مکہ اور یہود و نصاریٰ کی تردید

- اس آیت کریمہ میں مشرکین مکہ اور یہود و نصاریٰ کی تردید کی گئ ہے، جو اس زعم میں مبتلا تھے کہ وہ دین ابراہیمی پر قائم ہیں۔
- یہ خطاب بھی واحد کے صیغے میں براہ راست حضور ﷺ سے ہے اور آپ ﷺ کی وساطت سے پوری امت سے۔
- دِیْنًا قِیَمًا - قِیَمٌ اور قَیِّمٌ دونوں ہم معنی، یعنی سیدھا اور فطری دین جس میں کوئی کجی اور انحراف نہیں ہے۔ قرآن میں یہ لفظ ملت ابراہیم اور ملت اسلام کے لیے استعمال ہوا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے یہی دین اسلام ہے اور مقصود اس سے اس ملت کے اس پہلو کو واضح کرنا ہوتا ہے کہ یہ اس زیغ وانحراف سے بالکل پاک ہے جو مشرکین، یہود اور نصاری نے اپنے دین میں پیدا کرلیا۔
- آپ ﷺ کو فرمایا گیا کہ آپ یہ اعلان کر دیں کہ مجھے تو میرے پروردگار نے صراط مستقیم۔ دین قیم، ملت ابراہیم کی ہدایت بخشی ہے جو اپنے رب کی طرف یکسو تھے، مشرکین میں سے نہ تھے۔ اصل ملت ابراہیم یہ ہے جس پر میں ہوں، جس کو پیروی کرنی ہو اس کی پیروی کرے۔ اس کے سوا سب کج پیچ کی راہیں ہیں جن سے مجھے کوئی تعلق نہیں، میں ان سے بری ہوں۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ - آپ کہ دیں بیشک میری نماز

وَنُسُكِيْ - اور میری قربانی

نُسُك - عبادت، پرستش، قربانی (رسوماتِ عبادت)

ہر وہ عبادت اور اطاعت اور ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ سے قرب کا ذریعہ ہو

اس کا اطلاق عمومیت کے ساتھ بندگی و پرستش کی تمام صورتوں پر

مناسک حج - حج کے ارکین و عبادات

وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ - اور میرا جینا اور میرا مرنا

مَحْيَا - جینا

مَمَات - مرنا

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - اللہ کے لیے ہی ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے

لَا شَرِيْكَ لَهٗ - کوئی شریک نہیں اس کا

وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ - اور اس کا ہی مجھے حکم دیا گیا

وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ - اور میں فرماں برداری کرنے والوں کا پہلا ہوں

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦٣﴾

تم کہہ دو میری نماز، میرے تمام مراسم عبودیت، میرا جینا اور میرا مرنا، سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے

جس کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا میں ہوں

Say: Surely my Prayer, all my acts of worship, and my living and my dying are for Allah alone, the Lord of the whole universe.

He has no associate. Thus have I been bidden, and I am the foremost of those who submit themselves (to Allah).

قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَ بِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۶۳﴾

ملت ابراہیم وملت اسلام کی اصل روح

ملتِ اسلام کے ہر فرد کا بَبانگِ دُہل اعلان

- یہاں بھی آپ ﷺ کو خطاب اور آپکی زبان مبارک سے ملت ابراہیم اور ملت اسلام کی اصل روح کی تعبیر کرائی گئی، لیکن آپ ﷺ کی وساطت سے امت کے ہر فرد کو یہ حکم پہنچ رہا ہے کہ وہ یہ اعلان کر دیں ......
- آپ ﷺ سے جس عزم کا اعلان کروایا جارہاہے آپ کی امت کا ایک ایک فرد بھی اسی کا مکلّف ہے یعنی اس کی زندگی بھی ایسی ہونی چاہیے کہ جس کا ایک ایک لمحہ نماز اور قربانی کی تصویر ہو اور اس کی تمام تگ وتاز اور اس کی تمام سرگرمیاں صرف اللہ کے لیے ہوں اور اس کی پوری زندگی میں کہیں دو عملی کو جگہ نہ مل سکے
- ہماری زندگی پر صرف اللہ کی حاکمیت ہو اور ہماری پوری زندگی اس کی کبریائی کے اعلان اور اس کے لیے قربانی دیتے ہوئے گزرے اور ہم ہر حال میں اسی کی غیر مشروط اطاعت کریں اور اس کی غلامی کا قلادہ اپنے گلے میں ڈالے رکھیں
- اسلام کے بنیادی عقائد اور تصورات کے حوالے سے یہاں عقیدہ توحید کی وضاحت کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی اور مشرکانہ قوتوں سے ان کی کشمکش کو کھول کر بیان کر دیا گیا ہے
- جس جس نے بھی اپنی نسبت ابراہیمؑ سے کر رکھی ہے اسے معلوم ہو ابراہیمؑ کا راستہ تو اس نبی ﷺ کا راستہ ہے

قُلْ اَغَيْرَاللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ

قُلْ اَغَيْرَاللّٰهِ - آپ کہیئے کیا اللہ کے سوا (کسی) کو

اَبْغِيْ رَبًّا - میں چاہوں بطور رب کے

بَغَى يَبْغِي ، بَغْيًا - تلاش کرنا، چاہنا

وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ - حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ - اور نہیں کماتی ہر جان

اِلَّا عَلَيْهَا - مگر (یہ کہ) اس پر ہے (اس کا بوجھ)

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ - اور نہیں اٹھائے گی کوئی اٹھانے والی

وَزَرَ يَزِرُ ، وَزْرًا - بوجھ اٹھا

وِّزْرَ اُخْرٰى - کسی دوسری کا بوجھ

وِزْر - بوجھ، بارِ گراں، (گناہ کے معنی میں بھی)

اُخْرٰى: آخر کی مؤنث

اردو میں : وزیر (بوجھ اٹھانے والا - مددگار)، وزراء، اوزار

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِىْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ

ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ - پھر تمہارے رب کی طرف ہی

مَّرْجِعُكُمْ - تمہیں لوٹنا ہے

مَرْجَع - لوٹنا، رجوع

فَيُنَبِّئُكُمْ - تو وہ تمہیں بتا دے گا

بِمَا كُنْتُمْ - اس کو تم لوگ

فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ - جس میں اختلاف کرتے ہو

قُلۡ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَبۡغِىۡ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىۡءٍ ؕ وَلَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ اِلَّا عَلَيۡهَا ۚ وَلَا تَزِرُ
وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ مَّرۡجِعُكُمۡ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۶۴﴾

کہو، کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں حالاں کہ وہی ہر چیز کا رب ہے؟ ہر شخص جو کچھ کماتا ہے اس کا ذمہ دار وہ خود ہے۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے، اُس وقت وہ تمہارے اختلافات کی حقیقت تم پر کھول دے گا

Say: Shall I seek someone other than Allah as Lord when He is the Lord of everything? Everyone will bear the consequence of what he does, and no one shall bear the burden of another. Thereafter, your return will be to your Lord, whereupon He will let you know what you disagreed about.

قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ

اسلام اور مذکورہ سپردگی کی دلیل

- ساری کائنات تو اللہ کی اطاعت کے نظام پر چل رہی ہو، کائنات کی ساری چیزوں کا رب تو اللہ ہے، وہی مالک ومدبّر ہے، سب چیزیں اس کی پیدا کی ہوئی ہیں اور وہی سب کا رب اور قاضی الحاجات ہے تو اس سے زیادہ نادانی کیا ہوگی کہ میں اس کے علاوہ کسی اور ہستی کو اپنا معبود کہوں، یا شعوری واختیاری زندگی کے لیے کوئی اور رب تلاش کروں؟ کیا پوری کائنات کے خلاف میں اکیلا ایک دوسرے رخ پر چل پڑوں؟

- قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ - ۱۰/۳۱

کہہ دے کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ یا کون ہے جو کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے؟ اور کون زندہ کو مردہ سے نکالتا اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے؟ اور کون ہے جو ہر کام کی تدبیر کرتا ہے؟ تو ضرور کہیں گے 'اللہ' تو کہہ پھر کیا تم ڈرتے نہیں؟

- ہر شخص خود ہی اپنے عمل کا ذمہ دار ہے، اور ایک عمل کی ذمہ داری دوسرے پر نہیں ہے۔ ہر ایک کو اپنے حساب کتاب کا سامنا بنفس نفیس خود کرنا ہوگا (مشرکین کے دعوے کارد کہ تمہارا گناہ ہمارے سر......)

- خدا ہی کی طرف سب کا پلٹنا ہوگا، اور وہ ان سارے اختلافات کا فیصلہ سنائے گا جن میں آج انسان مبتلا ہیں

وَهُوَالَّذِىۡ جَعَلَكُمۡ خَلٰٓـئِفَ الۡاَرۡضِ وَ رَفَعَ بَعۡضَكُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبۡلُوَكُمۡ فِىۡ مَاۤ اٰتٰٮكُمۡ‌ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيۡعُ الۡعِقَابِ ‌ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۶۵﴾

وَهُوَالَّذِىۡ جَعَلَكُمۡ - اور وہ، وہ ہے جس نے بنایا تم کو

خَلٰٓـئِفَ الۡاَرۡضِ - زمین کے جانشین

خَلَائِفَ، خَلِيفة کی جمع (قائم مقام، جانشین)

خَلِيفة کی جمع خُلَفَاء بھی آتی ہے

وَ رَفَعَ بَعۡضَكُمۡ - اور بلند کیا تم (میں سے) کسی کو

فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ - کسی کے اوپر بلحاظ درجات کے

بَلَا يَبْلُوْ ، بَلاءً آزمانا

اردو میں : بلا، ابتلاء، مبتلا

لِّيَبۡلُوَكُمۡ - تاکہ وہ آزمائے تمہیں

فِىۡ مَاۤ اٰتٰٮكُمۡ - اس میں جو اس نے دیا تم کو

سَرِيۡع - سرعت سے کرنے والا

اِنَّ رَبَّكَ سَرِيۡعُ الۡعِقَابِ - بیشک آپ کا رب سزا دینے کا تیز ہے

وَاِنَّهٗ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ - اور بیشک وہ یقیناً بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے

وَهُوَ الَّذِىۡ جَعَلَكُمۡ خَلٰۤئِفَ الۡاَرۡضِ وَرَفَعَ بَعۡضَكُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبۡلُوَكُمۡ فِىۡ مَاۤ
اٰتٰكُمۡ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيۡعُ الۡعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿١٦٥﴾

وہی ہے جس نے تم کو زمین کا خلیفہ بنایا، اور تم میں سے بعض کو بعض کے مقابلہ میں زیادہ بلند درجے دیے، تاکہ جو کچھ تم کو دیا ہے اسی میں تمہاری آزمائش کرے بے شک تمہارا رب سزا دینے میں بھی بہت تیز ہے اور بہت در گزر کرنے اور رحم فرمانے والا بھی ہے

For He it is Who has appointed you vicegerent over the earth, and has exalted some of you over others in rank that He may try you in what He has bestowed is upon you. Indeed your Lord is swift in retribution, and He is certainly All Forgiving, All-Compassionate.

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓىِٕفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖؗ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۵﴾

انسان زمین پر اللہ کی خلافت کا نائب و جانشین ہے

1. انسان زمیں پر خدا کا خلیفہ - اس معنی میں کہ خدا نے اپنی مملوکات میں سے بہت سی چیزیں ان کی امانت میں دی ہیں اور ان پر تصرف کے اختیارات بخشے ہیں (خلیفہ ہونے کا ایک مفہوم یہ بھی کہ جو بھی شخص اللہ کا مطیع اور فرمان بردار ہو کر اللہ کو اپنا حاکم اور بادشاہ مان لے تو وہ گویا اس کی خلافت کا حقدار ہو گیا) - [انسان خلیفۃ الارض -مزید تفصیل آگے اضافہ موادکے حصے میں]
2. انسانوں کے درمیان مراتب کا فرق بھی خدا ہی نے رکھا ہے، کسی کی امانت کا دائرہ وسیع ہے اور کسی کا محدود، کسی کو زیادہ چیزوں پر تصرف کے اختیارات دیے ہیں اور کسی کو کم چیزوں پر، کسی کو زیادہ قوت کار کردگی دی ہے، اور کسی کو کم، کسی کو علم دیا ہے، کسی کو حکمت دی ہے، کسی کو ذہانت میں فضیلت دی ہے، کسی کو جسمانی طاقت میں برتری دی ہے، کسی کو صحت جسمانی بہتر دی ہے اور کسی کو جسمانی حسن میں دوسروں پر فوقیت دی ہے، اور بعض انسان بھی بعض انسانوں کی امانت میں ہیں۔
3. یہ سب کچھ دراصل امتحان کا سامان ہے، پوری زندگی ایک امتحان گاہ ہے، اور جس کو جو کچھ بھی خدا نے دیا ہے اسی میں اس کا امتحان ہے کہ اس نے کس طرح خدا کی امانت میں تصرف کیا، کہاں تک امانت کی ذمہ داری کو سمجھا اور اس کا حق ادا کیا، اور کس حد تک اپنی قابلیت یا نا قابلیت کا ثبوت دیا۔

- ہر انسان کے امتیازات اور وسائل، اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کا امتحان ہیں ان سب کا اس سے حساب لیا جائیگا

آیات 155 - 165

رکوع 20

- توحید کی دعوت کا خلاصہ اور شرک کا رد
- قرآن اللہ کی طرف سے آخری ہدایت کے طور پر نازل ہو چکا، اب اسی کو ہی ماننے پر فلاح منحصر
- نیکی کا اجر کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا جبکہ برائی کا بدلہ صرف اس کے برابر
- دین (ابراہیمی) میں تفرقہ پیدا کرنے والوں سے آپ ﷺ کا کوئی تعلق نہیں
- نماز، قربانی، زندگی اور موت سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہو
- روزِ قیامت ہر انسان اپنے اعمال کا خود حساب دے گا، کوئی دوسرا کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا
- اللہ نے انسان کو زمین پر خلیفہ بنا کر بعض پر بعض کو فضیلت عطا فرمائی تا کہ وہ عطا کردہ قوتوں، امتیازات، فضیلتوں اور فضل کا حساب لے

اضافی مواد

Reference Material

انسان - خلیفۃ الارض

- سورۃ الانعام کی آخری آیت (۱۶۵) میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ قرار دیا
- اس سے پہلے سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ... اور یاد کرو جب تمہارے رب نے ملائکہ سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں..." یعنی انسان کو زمین پر خلیفہ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ بہت اہم ہے کہ انسان کی اس اصل حیثیت جو ایک بہت بڑا اعزاز ہے، کے بارے میں آگہی حاصل کی جائے کہ یہ حیثیت کیا ہے اور اس حیثیت کے کیا فرائض و اختیارات ہیں؟
- خلیفہ کے معنی جانشین، وصی، نمائندہ، نائب، قائم مقام، کسی کی جگہ سنبھالنے والا... کے کیے گئے ہیں یعنی وہ جو کسی کے تفویض کردہ اختیارات اس کے نائب کی حیثیت سے استعمال کرے
- وہ خود مالک نہیں، مالک کا نائب ہوتا ہے، اس کے اختیارات ذاتی نہیں ہوتے، بلکہ مالک کے عطا کردہ ہوتے ہیں۔ وہ اپنے منشا کے مطابق کام کرنے کا حق نہیں رکھتا، بلکہ اس کا کام مالک کے منشا کو پورا کرنا ہوتا ہے۔
- اس لحاظ سے انسان وہ مخلوق ہے جو زمین میں خلافت الٰہی کے مقام کی جانشینی اور اس کا نمائندہ ہونے کی اہلیت رکھتی ہے اور یہ وہ اعزاز ہے جو انسان کو باقی مخلوقات سے ممتاز کرکے اشرف الخلق کے درجہ پر فائز کرتا ہے
- زمین میں انسان اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہونے کے دو پہلو ہیں (جو حقیقت میں ایک دوسرے سے جڑے ہیں):

1. زمین پر انسان کا تکوینی تصرف

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین کے اندر بہت سارے اختیارات عطا فرمائے، ہزاروں قسم کے جانوروں اور

انسان - خلیفۃ الارض

اسباب و وسائل پر تصرف دیا، اللہ کے دیئے ہوئے اختیارات سے انسان کا متصف ہونا، اس کو مسجودِ ملائکہ بنانا، اس کے لیے دنیاوی اسباب و ذرائع کو مسخر کرنا، اس کو علم الاشیاء عطا کرنا، اور اللہ کے دیئے علم الاسماء کی روشنی میں اس کائنات کے انتظامی امور کو سمجھنا اور چلانا، انسان کی نیابت اور اس کی خلیفۃ الارض ہونے کے اجزاء ہیں تاکہ وہ نظامِ کائنات کے امور میں نائب کے فرائض پورے کرسکے۔ اس "خلافت نسلِ انسانی" میں مومن کافر نیک و بد سب شامل ہیں اور انسان بطور نوع خلیفہ ہے اور یہ ایک عمومی خلافت ہے

2. زمین پر انسان کا تشریعی تصرف / ذمہ داری

زمین پر اللہ کا خلیفہ ہونے کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نسلِ انسانی اور دوسری زمینی مخلوقات کے لیے جو نظام اور قوانین مقرر فرمائے ہیں ان کے نفاذ کی ذمہ داری انسان پر ہے۔ وہ خدا کی زمین پر خدا کا نظام نافذ کرنے پر مامور ہے، دنیا میں جتنے انبیاء آئے وہ سب اس لحاظ سے اللہ کے خلیفہ تھے، وہ نبوت کے ساتھ ساتھ زمین پر اللہ کی خلافت کا فرض بھی انجام دیتے تھے، آپ ﷺ اللہ کے آخری خلیفہ کی حیثیت سے تشریف لائے، آپؐ کے بعد چونکہ نبوت ختم ہو گئی اس لیے حضور ﷺ نے خود فرمایا کہ پہلے نبی امامت و سیادت کا فرض انجام دیتے تھے اور وہی سیاست منزل سے لے کر سیاست ملک تک کے آداب سے آگاہ کرتے تھے۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا بلکہ خلفاء ہوں گے جو خلیفۃ اللہ نہیں ہوں گے بلکہ خلیفۃ الرسول ہوں گے (حضرت ابوبکرؓ جب خلیفہ بنے تو کسی صحابی نے انہیں خلیفۃ اللہ کہہ کر مبارکباد دی تو آپ نے اس صحابی کو ٹوک دیا کہ میں میں خلیفۃ اللہ نہیں خلیفۃ الرسول ہوں)

انسان - خلیفۃ الارض

- خلیفہ ہونے کی ذمہ داریوں میں حق تعالیٰ کے احکام کی تبلیغ اور تنفیذ اور اقامتِ دین کا فریضہ شامل ہے
- یہ خلافتِ خاص، خلافتِ تشریعی ہے جو خلافتِ عامہ سے ارفع و اعلیٰ اور ممتاز درجہ ہے
- ”بنی اسرائیل میں سیاسی قیادت انبیاء کرام علیہم السلام کیا کرتے تھے، ایک نبی فوت ہو جاتا تھا تو دوسرا نبی اس کی جگہ آ جاتا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، البتہ خلفاء ہوں گے۔“ (بخاری شریف) آپ ﷺ کے اس ارشادِ گرامی کی رو سے ”خلافت“ سیاسی معاملات میں آنحضرت ﷺ کی نیابت کا نام ہے۔ اور اسلام کے سیاسی نظام کا بنیادی اصول یہ قرار پاتا ہے کہ وہ سیاسی قیادت جو اس سے پہلے انبیاء کرامؑ کیا کرتے تھے وہ جناب نبی اکرمؐ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو جانے کے باعث اب خلفاء کے ہاتھ میں ہوگی اور یہ خلفاء آپ ﷺ کی نیابت کریں گے
- اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انسان کو اللہ نے زمین پر اپنا خلیفہ بنا کے بھیجا تھا کہ وہ زمین پر اپنی حکومت و ریاست کا صور نہ پھونکیں اور اپنی وجاہتوں اور عظمتوں کے جھنڈے نہ گاڑیں بلکہ اللہ کے دین کو نافذ کریں اللہ کے احکام کو غلبہ دیں اور جس طرح سے باقی پوری کائنات اللہ کی اطاعت کی وجہ سے فساد سے محفوظ اور اطمینان اور عافیت سے رواں دواں ہے اس طرح زمین بھی ہر طرح کے فساد سے محفوظ رہے اور تمام انسان خیر و عافیت سے زندگی گزاریں۔ (خلفائے راشدین جو آپ ﷺ کے خلفاء ہیں بعینہ یہی کام کیا اپنی خلافت کے دور میں)
- اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد، عبادت و خلافت کا فریضہ ادا کرتے ہوئے اللہ کی رضا و فلاح آخرت کا حصول قرار دیا۔ انسان اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی کے تمام شعبوں میں شعور اور ارادے کے ساتھ اس کی تشریعی حاکمیت تسلیم کرتے ہوئے اس کی مکمل اطاعت میں اپنے آپ کو دے دے۔

انسان - خلیفۃالارض

- وہ نہ خود اور نہ کسی اور کو اس کے سوا حاکمیت اور اقتدار اعلیٰ کا مستحق اور حقیقی و مستقل بالذات قانون ساز اور بطور خود حکم دینے کا مجاز سمجھے، اس لیے اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (الانعام: ۵۷) فیصلہ کا اختیار کسی کو نہیں ہے، سوائے اللہ کے" وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا، اختیار سارے کا سارا اللہ ہی کا ہے، کوئی اس کے فیصلے پر نظر ثانی کرنے والا نہیں ہے، وہ کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہے، وہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم ہے.....
- انسان کی خلیفہ ہونے کی حیثیت یہ تقاضہ کرتی ہے کہ اپنے مالک کے منشا کو پورا کرتے ہوئے اس کے احکام اور ہدایات کو اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں اس طرح جاری وساری کرے کہ فرد کا ارتقاء، معاشرے کی تعمیر اور ریاست کی تشکیل، سب کچھ اللہ کے بھیجے ہوئے طریق زندگی یعنی دین حق کے مطابق ہو۔
- اس کی تائید ابنِ مسعودؓ اور ابنِ عباسؓ کی خلیفہ کی وہ تعریف اور تفسیر ہے جو انہوں نے کی ہے "آپ حضرات نے خلیفہ کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ میں پیدا کر رہا ہوں زمین میں اپنا خلیفہ جو میری مخلوق کے درمیان فیصلہ کرنے میں میرا نائب ہوگا، اور یہ خلیفہ آدمؑ اور ہر وہ شخص ہے جو خدا کی اطاعت اور اس کی مخلوق کے درمیان عدل وانصاف کے ساتھ حکم دینے میں اس کا (آدمؑ کا) قائم مقام ہوگا۔" (تفسیر ابن جریر ج:۱، تفسیر کبیر للرازی ج:۲)
- یہ خلافت اسی وقت صحیح اور جائز قرار پائے گی جب وہ اصلِ مالک یعنی اللہ تعالی کے احکام کے تابع ہو۔ محض خلافت کے نام پر خود مختارانہ نظام حکومت بنایا گیا تو وہ خلافت نہیں بلکہ اللہ سے بغاوت قرار پائے گی
- اسلامی حکومت یا ریاست اللہ کی حاکمیت کے تحت انسانی خلافت، جو خدا کے ملک میں اس کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق اس کی مقرر کردہ حدود (یعنی شریعت) کے اندر کام کرکے اس کے منشا کو پورا کرتی ہے۔

انسان - خلیفۃ الارض (خلاصہ)

- انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوقات پر اس کا نمائندہ اور جانشین ہے اور وہ حق کی سرزمین پر تصرف کرتا ہے۔
- انسانوں کو اپنی اس کرامت اور اس مقام و مرتبہ کی حفاظت کرنی چاہیئے تاکہ وہ اللہ کا خلیفہ اور نمائندہ بننے کا حقدار ہو اور انسانیت کو راہ سعادت و کمال پر گامزن کرے
- حق کا خلیفہ اور نمائندہ ہونے کے اعتبار سے اس پر لازم ہے کہ وہ علم و عمل کے وسائل سے حق اور عدل کا قیام کرے، عبودیت و بندگی، روحانی و معنوی کمال اور قربت الٰہی کے حصول کی راہ میں حرکت کرے اور دوسروں کو بھی یہ راہ اختیار کرنے کی تشویق اور ترغیب دلائے
- خلیفہ بنانے کا مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو زمین کے انتظام و انصرام کے معاملہ میں کچھ اختیارات دے کر یہ دیکھے گا کہ انسان ان اختیارات کو خدا کی مرضی کے مطابق استعمال کرتا ہے یا خلافت پا کر وہ مطلق العنان بن جاتا ہے اور اپنی من مانی کرنے لگ جاتا ہے۔ یہ گویا اصل حکمران کی طرف سے ایک نائب مقرر کیے جانے کی شکل ہوئی اور اس نائب کے تقرر کی ضرورت یہ نہیں تھی کہ اصل حکمران کو غائب یا غیر حاضر ہونا تھا بلکہ اس نائب کو کچھ اختیارات دے کر مقصود اس کی اطاعت و وفاداری کا امتحان کرنا تھا۔
- ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ (یونس: ۱۴) ”پھر ہم نے تمھیں زمین میں خلیفہ بنایا تاکہ ان کے بعد دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔“